ابھی گونج فضاؤں میں جاری تھی کہ چند روز بعد یعنی ۳ جولائی کو پاکستان کے عالم بے بدل شیخ الحدیث مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد حضرت مولانا نذیر احمدؒ بھی رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولاناؒ کا شمار پاکستان کے علماء ومشائخ اور انتہائی پرہیزگار اور ذہین افراد میں ہوتا تھا۔ آپ انتہائی سادہ مگر پروقار شخصیت کے مالک تھے اور اس کیساتھ ساتھ آپ متعدد صفات سے متصف تھے۔ جامعہ خیر المدارس ملتان سے آپ نے فراغت حاصل کی۔ پھر کچھ عرصہ آپ نے وہیں درس وتدریس کی اور خدا نے آپ کو تدریس اور نظم ونسق کا شاندار ملکہ عطا فرمایا تھا۔ پھر کچھ عرصے بعد آپ نے ۱۹۸۳ء میں جامعہ امدادیہ فیصل آباد کی بنیاد رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے آپکا جامعہ چند سالوں میں ترقی کی منازل طے کرتا ہوا پاکستان اور پنجاب کے صف اول کے مدارس میں شامل ہوگیا۔ آپ کے قائم کردہ جامعہ کے نظم ونسق کی شہرت آج پورے پاکستان میں مثالی ہے' یہ آپ ہی کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آپ انجمن صیانۃ المسلمین کے مرکزی عہدیدار بھی تھے اور اسکے ساتھ ساتھ وفاق المدارس عربیہ کے بھی خصوصی سرپرست تھے۔ آپ نے دینی مدارس کی ترقی اور اس کے تحفظ کے لئے زندگی بھر بھرپور جدوجہد کی۔ کچھ عرصہ سے آپ مختلف بیماریوں کی زد میں تھے۔ آخر کار یہ راہ حق کا مسافر بھی کاروانِ آخرت کا ہمسفر بن گیا۔ اور اس دائمی اور ابدی منزل پر ایسی حالت میں پہنچے کہ خداوند تعالیٰ آپ سے راضی ہوگئے اور آپ خداوند تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ آپکے پسماندگان اور صاحبزادگان اور مدرسہ کے جملہ اساتذہ اور طلبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ دارالعلوم حقانیہ' جامعہ امدادیہ کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

حضرت مولانا پیر عبدالسلامؒ کی جدائی

صوبہ سرحد اور ضلع نوشہرہ کی ایک بہت بڑی روحانی وعلمی شخصیت حضرت مولانا پیر عبدالسلام صاحبؒ بھی گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے' اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ہمارے علاقے کے معروف گاؤں پیر سباق کے رہنے والے تھے۔ آپکی شخصیت میں انتہائی سادگی اور تواضع تھی۔ پورے صوبہ سرحد اور خصوصاً ضلع نوشہرہ میں آپ کا ایک بڑا حلقہ ارادت تھا۔ دعوت واصلاح' تصوف واحسان اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں اس پیر خدامست نے زندگی صرف کردی تھی' آپ انتہائی باکمال شخصیت کے مالک تھے اور آپ کی ذات میں بلا کی کشش تھی' اچھے خاصے پڑھے لکھے اور دنیادار طبقہ جو بھی آپ سے ایک بار ملتا آپ ہی کا ہو جاتا۔ ہمارے علاقے میں آپکے سانحہ ارتحال سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو چکا ہے' سچے علماء ومشائخ ہی ہمارے معاشرے کے آفتاب ومہتاب ہیں۔ پے در پے ان نایاب گوہروں کا ہم سے چھن جانا ایک بہت بڑے طوفان اور بحران کی غمازی کر رہا ہے۔ ہمیں اپنے بچے کھچے علماء اور مشائخ کی قدر کرنی چاہیے' حضرت پیر صاحبؒ کا جنازہ بھی بڑی تاریخی اہمیت کا حامل تھا' ہزاروں کا مجمع اور انسانوں کا ایک سمندر امڈ آیا تھا۔ جنازے کے موقع پر حضرت پیر صاحب کی برکات وکرامات سب لوگوں کے سامنے آشکارا ہوگئیں۔ آپکے دونوں صاحبزادگان جامعہ حقانیہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔